بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1

Part 5 کیمیائے سعادت

نئی فصل خوف کے حوالے سے

کیمیائے سعادت کی اس نئی فصل میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب خطرہ محسوس ہوتا ہے تو خوف لاحق ہوتا ہے۔ ہر ایک انسان و جاندار کے لئے خطرے کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ کسی کو بیماری کا خوف ہوتا ہے تو کسی کو دشمنوں کی دشمنی کا۔ جس شخص کے دل میں جس چیز سے خوف ہوگا وہ اس چیز سے بچنے کی بھرپور کوشش کرے گا۔

جس کے دل میں دوزخ کا خوف سما جائے تو وہ ہر وقت اس کوشش میں رہے گا کہ ان سب کاموں سے دور رہ جو دوزخ میں لے جانے والی ہیں۔

جو اس بات سے خوفزدہ ہے کہ کہیں توبہ سے پہلے نہ مر جائے وہ ہر روز توبہ کرے گا اور بعد از توبہ برائیوں کی طرف راغب ہونے سے بچنے کی کوشش کرے گا اور دل کو بُرے خیالات سے محفوظ رکھے گا۔ اگر کوئی اپنے عیبوں سے خوفزدہ ہے وہ دوسروں کے عیبوں کی تلاش میں نہ رہے گا بلکہ اپنے آپ کو سدھارنے کی کوشش کرے گا۔ خوش بختی ہے اس شخص کے لیے جس کے اپنے عیبوں کی تلاش اُسے دوسروں کے عیب ڈھونڈنے کا موقع نہ دے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیطان ہمارے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے اور ان پر ہمارا اختیار نہیں ہوتا۔

~~[illegible]~~ ہم کو اپنے دل و دماغ کو بُرے خیالات سے پاک و صاف کر کے عبادت میں خشوع و خضوع لانے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ پھر بھی اگر بُرے خیالات اور وساوس دل و دماغ میں آئیں تو ان کو نظر انداز کر دینا چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ دوران نماز ہمارے دلوں میں وسوسے آتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سوال فرمایا کیا تم اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہو؟ تمہاری یہی کوشش تمہارے ایمان کے لئے کافی ہے۔

یہ حدیث مبارکہ ایمان والوں کے ایمان کی روشن نوید ہے۔

ہمارے پیارے دینِ اسلام میں ہر عمل کا دارومدار اور جزا و سزا نیت پر منحصر ہے۔ جس نے جیسی نیت کے تحت عمل کیا، اس کی ویسی ہی جزا ہے۔ اگر کوئی شیطانی وسوسوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور پھر بھی برے خیالات آتے ہیں تو اس کے ایمان پر کوئی داغ نہیں لگتا۔ قیامت کے روز اسے سزا نہیں ملے گی کیونکہ یہ اس نے اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ ہر انسان کے دل کے اندر اللہ تبارک تعالیٰ نے بدی سے لڑنے کے لئے ایک طاقت رکھی ہے۔ اسی فطری Self defense mechanism کی بدولت انسان برے وساوس سے لڑنے کی پوری کوشش کرے۔ اگر کوئی یہ گمان کرتا ہے کہ اب میرا ایمان سلامت نہیں رہا یہ بالکل غلط سوچ ہے۔ بلکہ ایمان کی سلامتی دل کے ارادے کا نام ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو کون و مکاں کی ہر شے ان کی ہتھیلی پر دکھا دی۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے سامنے اپنا دایاں ہاتھ دکھا کر فرمایا کہ یہ کتاب ہے جس میں تمام جنتیوں کے نام درج ہیں۔ پھر اپنا بایاں ہاتھ دکھایا کہ اس میں سب تمام دوزخیوں کے نام درج ہیں۔ اور اس میں کوئی کمی بیشی نہ ہوگی۔

جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے ہیں، بے شک وہ جنتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسالت ختم ہوئی مگر

③

ولایت باقی ہے۔ ولایت کے ذریعے رابطہ رسالت تک، اور رسالت کے ذریعے رابطہ اور واسطہ اللہ رب کریم کی بارگاہِ عالیہ تک پہنچتا ہے۔

تاجدارِ ولایت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری ہتھیلی پر یہ دنیا رائی کے دانے کی مثل ہے۔ "محی الدین" آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے جس کے معنی ہیں "دین کو زندہ کرنے والے"۔ اولیائے کاملین میں سب سے زیادہ محبت اپنے چاہنے والوں سے حضرت محی الدین رحمۃ اللہ علیہ نے کی جو دنیا سے پردہ فرمانے کے باوجود آج بھی اپنے مریدوں کے لئے سرچشمۂ رُشد و ہدایت اور رہنما و مسیحا و مددگار ہیں باذن اللہ تعالیٰ

عارفانِ خدا گناہوں سے ڈرتے ہیں۔ شیطان انسان کو ورغلانے کے لئے ہر وقت اس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ ایک عام آدمی کے لئے شیطان کا معمولی سا چیلہ ہی کافی ہے۔ ایک مضبوط ایمان والے شخص کے حصے میں انتہائی طاقتور شیطان آتا ہے جو اس کے ایمان کو کمزور کرنے کے لئے ہر وقت سرگرم عمل رہتا ہے۔ اگر کسی عابد زاہد شخص کے دل میں شیطان یہ خیال ڈال دے کہ میں تو بہت نیک ہوں۔ توبہ کر چکا ہوں۔ پھر اس میں تکبر آ جاتا ہے۔ اسی طرح تکبر کے ذریعے شیطان عبادت گزاروں کو ورغلاتا ہے۔ عاجزی و انکساری اللہ کو پسند ہے۔ جس دل میں غرور و تکبر جگہ پالیں، ایمان وہاں سے رخصت ہو جاتا ہے

امام غزالی فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زبردستی اور مجبوراً نیکی کے راستے پر نہیں چلایا گیا۔ جو کچھ نیکی میں تھا وہ حضور نے دیکھ لیا تھا اور جو کچھ بدی میں تھا وہ بھی سرکارِ دوعالم نے دیکھ لیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارادے

اور مرضی سے نیکی کی روشن راہوں کا انتخاب فرمایا اور اپنے پیروکاروں کے سامنے بھی دو راستے رکھ دیئے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکت نیکی کا مرکز جبکہ ابو جہل بدی کا مرکز قرار پایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس نے ارادہ نیکی کا کیا اسے نیکی مل گئی اور جو بدی کی راہوں پر چل پڑا بدی اس کا مقدر بن گئی۔ جو دنیا فانی کی کثافتوں میں آلودہ ہو گیا، پستی اس کا مقدر بن گئی اور اللہ کو اس کی قطعاً کوئی پروا نہیں۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل اللہ کے رہنے کی جگہ ہے۔ جب کوئی اپنے دل کو اللہ کی یاد سے خالی اور غافل رکھے گا تو شیطان اس میں اپنا ٹھکانہ بنا لے گا۔
مومن کا دل اللہ کا گھر ہے اور یادِ الٰہی سے دل میں ہر وقت چراغاں رہنا چاہیے۔
شیطان ازل سے ابنِ آدم کا دشمن رہا ہے اور اسے مہلت ملی ہوئی ہے کہ بھٹکائے آدم کی اولاد کو۔ زندگی بھر انسان کو شیطان صراطِ مستقیم کے بجائے غلط راہ پر چلنے کی ہدایت دیتا رہتا ہے۔ جب آدمی اپنی زندگی کی آخری منزل تک جا پہنچتا ہے تب شیطان اس کو زیادہ تیزی سے ورغلانا شروع کر دیتا ہے تاکہ انسان کا ایمان سلامت نہ رہے اور اس کا خاتمہ بالخیر نہ ہو۔
حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی بھی آدمی یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ بوقتِ موت اس کا ایمان سلامت ہوگا یا نہیں۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی وفات کے وقت زار و قطار رو رہے تھے کہ جانے میرا خاتمہ بالخیر ہوگا یا نہیں۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب مسجد جانے کا ارادہ کرتا ہوں تو راستے میں ڈرتا

ہوں کہ کہیں دل گناہ کی طرف نہ لے جائے۔
حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میرے اندر نفاق نہیں ہے تو یہ میرے لئے بہت بڑی دولت ہے۔
اللہ والے اللہ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے ہر وقت تڑپتے رہتے ہیں۔ ہر وقت انہیں اللہ کی ناراضگی کا خوف رہتا ہے کہ کہیں ان سے کوئی خطا سرزد نہ ہو جائے اللہ والوں کے چہرے نورانی ہوتے ہیں۔ وہ زندگی میں بھی ان کے چہرے نور سے چمک رہے ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد ان کے لئے نور علی نور ہے۔ دنیا کی آلودگیوں سے انہیں ابدی اور دائمی پاکیزگی مل جاتی ہے۔
امام غزالی فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی ضروریات کو اللہ کی بارگاہ میں ضرور پیش کرے۔ مگر صرف دنیا ہی دنیا نہ مانگے۔ اس سے توکل جاتا رہتا ہے۔ وہ تمہارا رب ہے، اسے معلوم ہے تمہیں کیا چاہیے۔ تم مانگو کہ تمہاری دنیا بھی اچھی ہو اور اس سے زیادہ بہتر تمہاری آخرت ہو کیونکہ اخروی کامیابی ہی ہم مومنوں کی منزل مقصود ہے۔
منافقت یہ ہے کہ آدمی کے ظاہری اعمال اور قول و فعل میں تضاد ہو۔ منافقت اور غیبت یہ دو بڑی دنیاوی بیماریاں ہیں
امام غزالی نئی فصل میں فرماتے ہیں کہ بُرے خاتمے سے ڈرنا چاہیے کہ ایمان سے ہاتھ نہ دھو بیٹھے۔ اکثر اوقات بدعقیدگی سے ساری زندگی بسر کرنے کے بعد آخری وقت یہ بھید کھلتا ہے۔ اللہ اس سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

جب اپنے عقائد درست ہوں تو آدمی کو چاہیے کہ اس پر شک نہ کرے۔ بیعت اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے عقائد کو درست کر سکیں اور ہمیں اچھا استاد اور گائیڈ ملے۔ مرشد کی حیثیت ایک رہنما کی ہے جو اپنے مریدوں کو صراطِ مستقیم کی راہ دکھاتا ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی کا مرتبہ عام لوگوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا ایک عام بشر کہتے ہیں وہ بے عقل ہیں۔ بے شک قرآن کا کہنا حضور بشر کے روپ میں آئے۔ وہ بشر کامل ہیں مکمل نمونہ ہیں۔ اگر وہ بشر کے روپ میں نہ ہوتے بلکہ کسی اور نورانی ہیئت میں تشریف لاتے تو ان کی مکمل اتباع اور ان کو follow کرنا کسی طرح ممکن ہوتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہمارے لئے دنیا اور آخرت کی بہت بڑی دولت ہے۔

حدیث پاک ہے کہ جو جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

انشاءاللہ بروزِ قیامت یہ محبت خود گواہی دے گی اور شفاعت کرے گی۔

حدیث شریف ہے کہ "دین کے معاملے میں بوڑھی عورتوں کا عقیدہ اختیار کرو"۔ وہ سادہ لوح ہوتی ہیں اور ان کی سادگی ان کو جنت میں لے جائے گی۔ وہ اپنی دیرینہ روایات اور عقائد پر اٹل ہوتی ہیں

امام غزالی فرماتے ہیں کہ عجز و انکساری رب کائنات کو بہت محبوب ہے۔ ساری بادشاہی اللہ کی ہے اور تکبر اور فخر صرف رب کائنات کے شایانِ شان ہے۔ ہم بندے فقیر، عاجز اور مجبور ہیں۔